سید کفیل بخاری

انگریز پہلی مرتبہ پکڑا گیا

غالباً ۱۹۵۸ء کا ذکر ہے۔ ان دنوں حضرت شاہ جی بیمار تھے۔ ڈاکٹروں نے ایکسرے کرانے کا مشورہ دیا۔ میں انہیں لے کر سول ہسپتال پہنچا۔ ڈاکٹروں کو شاہ جی کی آمد کا علم ہوا تو وہ پروانوں کی طرح ان کے گرد جمع ہوگئے۔ اتنے میں ایک ڈاکٹر نے شاہ جی کو ایکسرے روم چلنے کے لیے کہا اور وہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان دنوں موسم سرد تھا اور شاہ جی نے سبز رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ جونہی آپ ایکسرے مشین کے سامنے آئے تو ڈاکٹر نے کوٹ اتارنے کے لئے کہا۔ شاہ جی نے کوٹ اتارا تو ڈاکٹر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ایک خوبصورت پتھر بھی ڈوری سے باندھ کر شاہ جی نے گلے میں لٹکا رکھا ہے۔ دراصل یہ عقیق کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا تھا جو دل کی شکل میں بنا ہوا تھا۔ کسی ارادت مند نے انہیں ہدیہ کیا تھا کہ آپ اس "عقیق دل" کو ڈوری سے باندھ کر دل کے محاذ پر لٹکائیں۔ چنانچہ شاہ جی نے اسے بھی اتار دیا ایک ڈاکٹر نے کہا کہ شاہ جی اب اور تو کوئی پتھر آپ کے پاس نہیں؟ تو شاہ جی نے بے اختیار ارتجالاً کہا ہاں! ایک ننھا سا دل ہے۔ کہو تو وہ بھی نکال کر سامنے رکھ دوں۔ اس مختصر مگر برمحل اور برجستہ جملے نے ماحول کو زعفران زار بنا دیا۔ اور سب حاضرین کے چہرے کھکھلا اٹھے۔ ایکسرے تو اتار لیا مگر ڈاکٹروں کا جی یہ چاہ رہا تھا کہ وہ شاہ جی سے باتیں کریں اور ان کی شگفتہ گفتگو سے حظ اٹھائیں۔ نہر سویز کا مسئلہ تب زبان زد عام تھا اور ہر مجلس میں موضوعِ سخن۔ ناصر مرحوم نے انگریز کو ناکوں چنے چبوا دیئے تھے۔ چنانچہ یہی مسئلہ موضوعِ مجلس بن گیا۔ مختلف احباب اپنی اپنی سوچ اور بصیرت کے مطابق اس پر اظہارِ خیال اور تجزیہ کر رہے تھے۔ اور شاہ جی ہمہ تن گوش۔ اسی دوران ایک ڈاکٹر نے سلسلہ کلام توڑتے ہوئے کہا۔ شاہ جی واقعی انگریز نے سویز کے مسئلہ میں زیادتی کی ہے۔ شاہ جی نے برجستہ فرمایا۔ میاں زیادتی تو انگریز ہمیشہ سے کرتا چلا آیا ہے۔ آپ یوں کہیئے کہ پکڑا پہلی مرتبہ گیا ہے۔ اس ایک جملے میں انہوں نے انگریز کے خلاف اپنی بھرپور نفرت کا اظہار کر دیا۔ اور اس کے مظالم اور زیادتیوں کے بارے میں شک و شبہ کے تمام، امکانات ختم کر ڈالے۔ اسی پر گفتگو ختم ہوگئی اور ہم شاہ جی کو لے کر گھر لوٹ آیا۔